Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار۔ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، ۲۳ ظہور ۱۳۷۲ہش، ۲۳۔ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۸۹

حقیقی لذّت و سرور

جب اللہ تعالیٰ کے حسن کو انسان دیکھتا ہے تو اسکی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے اور اس محبت الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلاکر رکھ دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اسکی رضا کو حاصل کرلے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جماعت احمدیہ کے افراد یہ صفت پیدا کریں کہ مخالفوں کا اثر قبول کرنے کی بجائے ان کو تبدیل کر کے رکھ دیں

ان کی نرمی ان کی سختی پر غالب آنے والی ہو اور سختی کا مقصد صرف اپنی پاکیزہ زندگی کی حفاظت ہو

اگر یہ صفات ہر احمدی میں پیدا ہو جائیں تو ان کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکے گا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱۔ مئی ۱۹۹۳ء بمقام بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ کا خلاصہ۔ جس کی ریکارڈنگ ۱۸۔ جون ۱۹۹۳ء کو مواصلاتی رابطے پر دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۱۸۔ جون سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو ایسی صفات سے آراستہ ہونا چاہیئے کہ وہ مخالفوں کا اثر قبول نہ کریں۔ بلکہ ان کو تبدیل کر کے رکھ دیں۔ ان کی نرمی ان کی سختی پر غالب آنے والی ہو اور ان کی سختی کا مقصد ان کی رحمت کے جذبے کی حفاظت ہو۔ اور اپنی پاکیزہ طرز زندگی کی حفاظت ہو۔ یہ اللہ کے فضل کی جستجو کرنے والے ہوں۔ اور رضوان باری کے تمنائی ہوں۔ جب یہ صفات احمدیوں میں پیدا ہو جائیں گی تو کوئی ان کا راستہ روک نہ سکے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اس خطبہ جمعہ میں فرمائے جو حضور نے ۲۱۔ مئی ۱۹۹۳ء کو بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ میں دیا۔ اور جس کی ریکارڈنگ ۱۸۔ جون کو تین مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے لندن سے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اس روز حضور ایدہ اللہ ناروے کے دورے پر تشریف لے جانے کی وجہ سے لندن میں تشریف فرما نہیں تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گذشتہ خطبے میں میں نے رزق حلال کے بارے میں بتایا تھا اور اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض ارشادات پیش کئے تھے۔ جن میں حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں ان کو پورا کئے بغیر حقیقی روحانی انقلاب کی منزل حاصل نہیں ہو سکتی۔ آج میں اسی کے تسلسل میں بعض مزید باتیں بیان کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کی مثال ایک ایسی کھیتی سے ہے جو بیج سے اُگتی ہے۔ آہستہ آہستہ روئیدگی اختیار کرتی ہے۔ پھر کونپل مضبوط ہوتی ہے۔ اس سے ڈنٹھل بنتے ہیں اور یہ مضبوط ہو کر پودے اپنی شاخ پر قائم ہو جاتے ہیں۔ زمیندار اس کھیت کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مخالف اس کی ترقی کو دیکھ کر مخالفانہ تدابیر کرتے ہیں مگر اس کھیتی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اس کا مقدر ہے کہ یہ بڑھے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو نیک عمل کے ذریعے اپنے ایمان کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس دور میں اس کھیتی نے آہستہ آہستہ نشوونما

مسلسل صفحہ ۲ پر

ولادت

مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں:-

"عزیزم مکرم سعید احمد صاحب مرزا اور عزیزہ امتہ المومن صاحبہ قمر حال جرمنی کو ۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام نتاشا تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم بشارت احمد صاحب مرزا اور حمیدہ بیگم صاحبہ آف راولپنڈی کی پہلی پوتی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرزا آف چکرال ضلع چکوال کی پہلی پڑپوتی ہے۔ اور خاکسار کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک 'صالحہ' خادمہ دین اور صحت مند لمبی عمر پانے کے لئے درخواست دعا ہے"۔

درخواست دعا

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء تحریر فرماتے ہیں:-

مکرم چوہدری نور احمد صاحب آف منٹھار بنگلہ ضلع رحیم یار خاں کے پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے ابھی تک ملتان میں زیر علاج ہیں احباب کی خدمت میں انکی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

عزیز نعیم احمد باجوہ ابن مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب منڈیکی ضلع سیالکوٹ نے گوجرانوالہ بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 617/850 نمبر لے کر اپنے سکول میں جنرل گروپ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور اس طرح سکول میں تیسرے نمبر پر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

"اپنی طاقتوں اور عمر کے ایام کو غنیمت سمجھو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کسی طرح بھی ناراض کرو"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغاسیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

پاتا ہے۔ اور صاحب ایمان کا کام یہ ہے کہ وہ عمل صالح کی شرط پر قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کو جذب کرتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اعمال صالحہ کیا ہیں؟ اس کا ہمیں علم ہونا ضروری ہے۔ اس کے مطابق ہم نے اپنے ہر دور کی ضرورتیں پوری کرنی ہیں۔ ہم نے کرشن کی قوم کی ضرورتیں بھی پوری کرنی ہیں، زرتشتیوں کی پیاس بھی بجھانی ہے، کنفیوشس کے ماننے والوں اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے ماننے والوں کے تقاضے بھی پورے کرنے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں یہ حکم ہے کہ صبر اور استقامت کے ساتھ کوششیں جاری رکھو۔ ہمت نہ ہارو تو تم کامیاب ہو گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارے اندر جو صفات پیدا ہونی چاہئیں وہ یہ ہیں کہ ہم کفار کے مقابلے پر سخت ہوں۔ اس کا مطلب دلوں کی سختی نہیں خشونت یا تیز کلامی اختیار کرنا نہیں ہے۔ بعض قوموں کی یہ عادات ہوتی ہیں کہ وہ طبیعت کے لحاظ سے بہت سخت ہوتے ہیں۔ معاف کرنا نہیں جانتے۔ دشمن کو ذلیل و رسوا کئے بغیر چین نہیں لیتے۔ آج بوسنیا کے مسلمانوں کو ایسے ہی مخالفوں سے واسطہ ہے۔ یہ دلوں کے ایسے سخت ہیں کہ انہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر وہ وہ مظالم توڑے ہیں جو آج کی تہذیب کے زمانے میں پرانے زمانے کے بہیمانہ مظالم کو شرما رہے ہیں۔ آج کا یہ مہذب انسان جانوروں کی سطح پر اتر آیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سختی کو اپنے اندر پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اوّل یہ کہ یہ دشمنوں پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان کی صفات کو قبول نہیں کرتے۔ دشمنوں کے معاشرے کی صفات ان کے اپنے پاکیزہ طرز زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتیں یہ تبدیل کرنے والے ہیں تبدیل ہونے والے نہیں۔

دوسری صفت حضور ایدہ اللہ نے یہ بیان فرمائی کہ یہ آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وقتی مصالح سے رحم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے دل میں رحم کا جذبہ ان کی سختی کے جذبے پر غالب آتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض قومیں جو لامذہب ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں۔ اس انکار سے ان کے دلوں میں ایک سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن تہذیبوں کی جڑیں سے تعلق میں نہ ہوں وہ بظاہر نرم مزاج اور نرم خو دکھائی دیتی ہیں۔ مگر جب بھی سختی سے اظہار کا موقعہ آتا ہے ان کی سختی ان کی نرمی پر غالب آجاتی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاپان کی قوم کی مثال دی کہ ان میں رہ کر گھوم پھر کر دیکھیں تو حیرت انگیز نرمی، تہذیب اور بلند اخلاق کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن یہ نرمی اور تہذیب محض کھوکھلی ہے۔ اس قوم نے دوسری جنگ عظیم میں ایسے ایسے مظالم کئے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ جاپانیوں نے کوریا پر جو مظالم کئے وہ ایسے شدید تھے۔ کہ حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی۔ کہ ایک مشرقی طاقت (یعنی جاپان) کے ہاتھوں کوریا پر اتنے مظالم ہوں گے کہ ان کی حالت نازک ہو جائے گی۔ ان مثالوں کو دیکھا جائے تو یہ بتانا مقصود ہے کہ اعمال صالحہ کرنے والوں کی شدت محض غیروں سے حفاظت کے لئے ہے۔ یہ شدت رحمت کی حفاظت کیلئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اعمال صالحہ اختیار کرنے کے ایک اور پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکم یہ دیا گیا ہے۔ کہ حلال اور طیب کھاؤ۔ حرام سے مراد صرف حرام گوشت یا خوراک نہیں۔ بلکہ حرام طریقے سے ظلم کر کے قوموں سے چھینا ہوا مال کھانا ہے۔ ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا مال بھی حرام میں شامل ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر حرام ذرائع اختیار کرو گے تو اللہ کے فضل سے محروم ہو جاؤ گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فضل کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ تجارت سے جو منافع حاصل ہوتا ہے اس کو بھی اللہ کے فضل قرار دیا ہے۔ جمعہ پر سے واپسی پر ارشاد باری ہے کہ جمعہ کے بعد منتشر ہو جاؤ۔ اور اللہ کے فضل کو حاصل کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے اعمال صالحہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ سے فضل چاہتے ہیں۔ ایسی برکت مانگتے ہیں جس سے اللہ کی رضا ملے۔ خدا کا قانون توڑ کر جو حاصل کیا جائے وہ رضوان باری سے عاری ہو جاتا ہے۔ ان صفات کے حامل ہو جاتے والوں کے چہروں سے رضوان باری کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ وہ خدا کے تابع ہو کر جو زندگی بسر کرتے ہیں ان میں ایسی صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں جن کی روئیدگی ان کے چہروں سے پھوٹتی ہے۔

ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مضمون جس سورۃ میں بیان ہوا ہے اس کے نام میں ایک خبر پوشیدہ ہے۔ اس سورۃ کا نام سورہ فتح ہے۔ یہ آخرین کے زمانے میں حاصل ہونے والی عظیم فتح کی خوشخبری دے رہی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان اعمال صالحہ کو بجا لاتے والے ہوں اور غالب آنے والی صفات اور شان اختیار کریں۔ اس میں ہمیں وہ روئیدگی حاصل ہوگی جسے کوئی ابتلاء یا مصیبت مٹا نہیں سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ جب کثرت سے احمدی افراد ان صفات پر عامل ہونگے تو وہ وقت آجائے گا کہ کوئی بھی آپ کی ترقی کو روک نہیں سکے گا۔ پھر آپ نے لازماً پھیلنا ہی پھیلنا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

امیر صاحب ناروے کا ذکر خیر

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں امیر صاحب جماعت احمدیہ ناروے مکرم چوہدری عبدالعزیز کا ذکر خیر فرمایا جن کی حال ہی میں وفات ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بہت مخلص فدائی اور باہمت انسان تھے۔ ان کا علم زیادہ نہیں تھا لیکن تقویٰ کے لحاظ سے وہ مضبوط انسان تھے۔ اسی لئے میں نے ان کو ناروے میں امیر مقرر کیا تھا۔ اگرچہ ناروے کی امارت کوئی آسان کام نہیں تھا۔ وہاں پر امیر کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالنے والے بہت ہیں۔ اس لحاظ سے مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے قابل قدر کام کیا۔ اور انہیں جرأت مندانہ فیصلوں کی بھی توفیق ملی۔ ان کی وفات ایک نیک انجام کی خبر ہے۔ اس نیک انسان کی نماز جنازہ بھی میں خطبے کے بعد پڑھاؤں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ناروے کو اچھی قیادت عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو عقل دے جو ہمیشہ امیر کی راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

واقفینِ نو بچیوں کی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلوانا یعنی EDUCATIONAL INSTRUCTIONS جیسے بیچلر ایجوکیشن غالباً کہا جاتا ہے جو بھی اس کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو۔ ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے اور یہ سارے کام مردوں کے ساتھ ملے جلے بغیر سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری نقطۂ نگاہ سے، ادبی نقطۂ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہئے تاکہ وہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں۔ اس طرح اگر ہم سب اپنے آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور انکی پرورش کریں ان کے بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہوگا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبۂ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں۔"

از خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

جب میں یہ کہتا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ دنیا میں جو رائے عامہ کو استعمال کرنے کا طریق ہے جماعت وہ طریق استعمال کرے۔ دنیا میں پکٹنگ ہوتی ہے۔ رائے عامہ کو ابھار کر پتھراؤ کئے جاتے ہیں۔ گالی گلوچ دی جاتی ہے۔ (ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں) میرے ذہن میں ہرگز رائے عامہ کے دباؤ سے یہ نقشہ نہیں ہے بلکہ رائے عامہ کے دباؤ سے میری مراد وہ ہے جو کلام الٰہی نے رائے عامہ کا دباؤ ہمیں سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ برائی سے روکو اور نیکیوں کی تعلیم دو۔ اور سوسائٹی کا ہر فرد اس بات پر عمل پیرا ہو جائے۔ رائے عامہ کا یہ اتنا بڑا دباؤ ہے کہ پکٹوں اور دوسرے دباؤ کی نسبت جو ہمیشہ جاری نہیں رہا کرتے یہ دباؤ بہت زیادہ غیر معمولی اثر دکھا سکتا ہے۔ اگر باقاعدہ طریق پر اسے استعمال کیا جائے ایک شخص ایک حرکت کر رہا ہے دوسرا اس سے آنکھیں بند کر کے گذر جاتا ہے۔ ایسے شخص کو اس بدی کی حرکت کو آئندہ بڑھانے کی جرأت ملتی چلی جاتی ہے۔ ایک شخص ایسا ہے جو بری حرکت کرتا ہے۔ اور کوئی ایک آدمی اسکو کہہ دیتا ہے کہ ایسا نہ کرو۔ تو اسکے دل میں کچھ تھوڑی سی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تردد پیدا ہوتا ہے پھر کوئی نہیں کہتا تو وہ آگے چل پڑتا ہے لیکن ایسا شخص جس کو ہر قدم پر یہ کہا جائے کہ تم یہ نامناسب فعل کر رہے ہو اور ایک کے بعد دوسرا کہتا چلا جائے اس سے اس شخص پر اتنا غیر معمولی دباؤ نفسیاتی لحاظ سے پڑ جاتا ہے کہ اس میں طاقت نہیں رہتی کہ اپنی بدی پر قائم رہے۔ یہ وہ کلام الٰہی کی رائے عامہ ہے جو میرے ذہن میں ہے۔ جس کا دباؤ آپ کو ڈالنا چاہئیے۔ اور اس پہلو سے بعض دفعہ اس نکتے کو غیروں نے بھی استعمال کیا ہے۔ چنانچہ ٹھگوں کی ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک سادہ سا دیہاتی اپنی بکری لے کر جا رہا تھا۔ ٹھگوں کے ایک ٹولے کو خیال آیا کہ بکری ہتھیانی چاہئیے۔ تو ایک ٹھگ نے کھڑے ہو کر اس دیہاتی سے باتیں کرنی شروع کر دیں اور کہا کہ جو کتا تو نے پکڑا ہوا ہے بڑا بدصورت سا ہے۔ اور بڑا خطرناک سا لگتا ہے اور ممکن ہے کسی دن تمہیں پاگل ہو کے کاٹ ہی جائے۔ اس نے کہا کتا کیسا۔ یہ تو میری بکری ہے۔ اس نے کہا کہ خیر تم بکری سمجھتے رہو لیکن ہے یہ کتا ہی۔ اس کے بعد اگلا ٹھگ جو اگلی گلی کے کونے پر کھڑا تھا۔ اس نے دیہاتی کو سلام کیا اور کھڑے ہو کر باتیں کرتے کرتے کہا یہ کتا بڑا خطرناک لگ رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہیں کسی بچے وغیرہ کو کاٹ کے نقصان ہی نہ پہنچا دے۔ دیہاتی نے پھر کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ پاگل ہو گئے ہو۔ یہ تو بکری ہے۔ اس نے کہا کہ خیر یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ پاگل کون ہے۔ لیکن ہے یہ کتا ہی۔ چنانچہ تین چار پانچ ٹھگوں نے جب وہی بات کہی تو دیہاتی کا اندرونی طور پر بکری پر جو یقین تھا اٹھتا گیا اور رفتہ رفتہ وہ خود سمجھنے لگ گیا کہ شاید میں ہی پاگل ہوں۔ ہے یہ کتا ہی چنانچہ اس نے بکری کو اگلے ٹھگ کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ لو اور اسے جو کرنا ہے کرو۔ یہ ایک لطیفہ ہے۔ واقعہ تو ایسا نہیں ہوا ہو گا۔ لیکن رائے عامہ کے دباؤ کے اثر کو ظاہر کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ لطیفہ ہے اور واقعاتی دنیا میں جب آپ اسکو منظم طریق پر استعمال کرتے ہیں تو اس سے غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے اور بغیر سزا کے بغیر کسی دوسری سختی کے، اس طریق پر سختی سے پابندی عظیم الشان نتائج پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی فرماتا ہے کہ اگر پہلی قوموں نے اس طریق کو اختیار کیا ہوتا تو وہ ہلاک نہ ہوتیں۔ جتنے انبیاء آئے ہیں۔ ان کی قوموں کی ہلاکت کا راز اسی بات میں ہے کہ رفتہ رفتہ انہوں نے بری باتوں سے روکنا چھوڑ دیا اور سچی باتوں کی تاکید کرنی چھوڑ دی۔ اب اگر رائے عامہ کا دباؤ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کر سکتا ہے آپ اندازہ کریں کہ سچ کو کتنی عظیم قوت دے سکتا ہے۔ صاحب ایمان نے اسے فراڈ کی خاطر استعمال نہیں کرنا۔ بلکہ سچائی کی خاطر استعمال کرنا ہے۔ پس اس پہلو سے ربوہ کا شہر ہو یا دوسرے ایسے مقامات ہوں جہاں احمدیوں کی کچھ آبادیاں ہیں جہاں اس قسم کی بدیاں دکھائی دیتی ہیں۔ جہاں الگ الگ گھر ہیں لیکن بچوں میں کچھ کمزوریاں نظر آ رہی ہیں ان سب باتوں کا رائے عامہ سے مقابلہ کریں اور کلام الٰہی کے دئے ہوئے سبق کو استعمال کر کے دیکھیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے جو کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ کبھی ناکام ثابت نہیں ہو گا۔ لیکن افسوس ہے کہ کلام الٰہی کو بار بار پڑھنے کے باوجود ہم رفتہ رفتہ ان نسخوں سے اسطرح گذر جاتے ہیں کہ گویا یہ موجود ہی نہیں ہیں سرسری اچٹتی ہوئی نظر سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور اپنے حالات پر ان کا اطلاق کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

لیکن پھر بھی بعض بیمار ایسے ہیں جن پر نسخے کارگر نہیں ہوا کرتے ان کی بیماری اس حد تک بڑھ چکی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ نتھر کر سامنے آ جاتے ہیں اور وہاں پھر عمل جراحی بھی ہے۔ جس کا کلام الٰہی نے خود ذکر فرمایا ہے مگر وہ پھر بہت چند لوگ رہ جاتے ہیں۔ بھاری اکثریت ہے جو شفایاب ہو جاتی ہے ان نسخوں کے استعمال سے۔ بہت معمولی اقلیت رہ جاتی ہے۔ ان کو پھر سمجھانا چاہئیے کہ میاں یہ جگہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے اپنی مرضی اپنے ماحول کے شہر تلاش کرو اور وہاں منتقل ہو جاؤ۔ جہاں تک رائے عامہ کا تعلق ہے۔ اس کا ایک طریق اور بھی ہے۔ یعنی سوسائٹی بحیثیت مجموعی سدھر جاتی ہے تو صالح جسم کا دباؤ خود بیماریوں کو باہر نکال کر پھینک دیا کرتا ہے۔ ہم اسے رائے عامہ تقدیری کہہ سکتے ہیں یعنی وہ رائے عامہ جو عمل سے ظاہر ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اثر کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مدینہ میں یہ طاقت موجود ہے کہ اس کا صالح معاشرہ بدوں کو باہر نکال دے۔ یہ ایک ایسے شخص کے متعلق فرمایا جس نے آکر بیعت کی اور بیعت کے چند روز کے بعد وہ حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر مخاطب کیا کہ میں مسلمان نہیں رہنا چاہتا مجھے میرا اسلام واپس کر دیں۔ آپ نے اس کو سمجھانے کی خاطر فرمایا کہ نہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتا تھا کہ اسلام کوئی مادی چیز کی طرح ہے جو انہوں نے وصول کی اور اب اسے واپس کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکمت اور پیار سے اور اپنے خاص نصیحت کے انداز سے اس پر یہ اثر ڈالتے رہے کہ تمہارا اسلام میں رہنا ہی بہتر ہے۔ لیکن آخر وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا کہ واپس کریں یا نہ کریں یعنی میرا اب کوئی تعلق نہیں اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔

اس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جس میں جب زنگ آلود لوہا ڈالا جاتا ہے تو بھٹی لوہے کو تو قبول کر لیتی ہے لیکن زنگ کو نکال کر باہر پھینک دیتی ہے۔ تو اسی طرح صحیح صحت مند معاشروں کا حال ہوا کرتا ہے۔ ان معاشروں سے متضاد چیزیں ان سے ٹکرانے والی چیزیں وہاں بے چینی محسوس کرتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے آپ کو اجنبی پاتے ہوئے اس جگہ کو چھوڑ کر چلی جایا کرتی ہیں۔ بعینہٖ یہی صالح صحت مند جسم کا حال ہے۔ جو جسم صالح اور صحت مند ہو وہ بھی مختلف قسم کے جراثیم اور کیڑوں مکوڑوں کے حملوں کا شکار تو ضرور ہوتا ہے لیکن وہ کیڑے اس ماحول میں اجنبیت محسوس کرتے ہیں۔ وہ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ یک جان نہیں ہو سکتے چنانچہ میں نے ہومیو پیتھک علاج میں اس کو بارہا آزمایا ہے۔ بعض ایسی دوائیں ہیں جو جسم کو غیر وجود کی موجودگی کا احساس دلاتی ہیں اور جب جسم کا یہ احساس بیدار ہو جائے تو وہ غیر وجود لازماً جسم کو چھوڑ کر باہر آجاتا ہے ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ رہ نہیں سکتا۔ چنانچہ اگرچہ ایلوپیتھک میں ورمز یعنی پیٹ کے کیڑوں کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ یا تو ان کو دوائی سے مار دیا جاتا ہے اور یا ان کو اتنا بیمار کر دیتے ہیں کہ وہ پھر مجبور ہو کے نکلتے ہیں لیکن ہومیو پیتھک علاج میں یہ طریق ہے کہ وہ انتڑیاں معدہ یا دوسرے ایسے حصے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل تعلیمی، معاشرتی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں۔

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز

4 - اگست 1993ء

Abolish separate electorate

From Abid Habib

We, the minorities, feel that we have been cut off from mainstream politics through separate electorate. It has divided the Pakistani nation. Therefore, we are not in its favour. I therefore call on all the fair-people to demand joint electorate.

Separate electorate causes great problems for the minorities. The people elected through this method do not represent the people they are supposed to represent. What can a Punjabi MNA know about the people living in Sindh? When he wants to start development projects, he will naturally start them in his native area and forget the rest of Pakistan.

Also what can one man elected to the National Assembly do for his people spread over the whole country? He gets the same funds another MNA gets to develop his own small constituency and on this is expected to take care of his people scattered over the country. He usually ends up serving only his own bank account and his relatives.

Another problem for the minorities is that when development projects are undertaken in their areas by the Muslim MNA or MPA the development plans terminate abruptly at the end of the Muslim locality. When the minorities protest they are told to ask their own MNA or MPA as the development of minorities does not fall within their jurisdiction. Needless to say the minority representatives, through overwork, lack of funds, and may be even dishonesty and incompetence do not do any good for their people. One can term such elected people as big fish who eat up small fish.

We are all Pakistanis. Separate electorate is not good for the country because it fosters an atmosphere of sectarianism, disunity and dissatisfaction. The minorities have always worked for the good of the country. Never has it been recorded in the history of the country that a minority let his country down. Therefore, in order to save the country from further disintegration, everybody must call for the abolition of separate electorate and adoption of joint electorate.

Lahore

The News International, Wednesday, August 4, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے 4 اگست 1993ء کے شمارہ میں عابد حبیب جداگانہ انتخابات کے متعلق کہتے ہیں ہم جو کہ اقلیتیں ہیں یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں سیاست کے بڑے دھارے سے جداگانہ انتخابات کی وجہ سے کاٹ کے رکھ دیا گیا ہے۔ جداگانہ انتخاب نے پاکستانی قوم کو تقسیم کر دیا ہے۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ جداگانہ انتخابات ہوں۔ میں ایسے لوگوں سے جنہیں اچھائی کا خیال ہے یہ کہتا ہوں کہ وہ اکٹھے ہو کر مخلوط انتخابات کا مطالبہ کریں۔ جداگانہ انتخاب اقلیتوں کے لئے بہت سے مسائل کا باعث بنتا ہے۔ اس طریق سے جو لوگ منتخب ہوتے ہیں وہ جن لوگوں کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں دراصل وہ ان کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ایک پنجابی ایم۔ این۔ اے ان لوگوں کے متعلق کیا کچھ جان سکتا ہے جو سندھ میں رہتے ہیں۔ جب وہ ترقیاتی پروگرام شروع کرنا چاہتا ہے تو یہ طبعی بات ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے سے شروع کرے گا۔ اور پاکستان کے باقی تمام حصوں کو فراموش کر دے گا۔

اسی طرح ایک شخص جو قومی اسمبلی کے لئے منتخب ہوتا ہے وہ اپنے ان سارے لوگوں کے لئے کیا کر سکتا ہے جو ملک بھر میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اسے فنڈز تو وہی ملتے ہیں جو کسی اور ایم این۔ اے کو ملتے ہیں تاکہ وہ اپنے چھوٹے حلقہ انتخاب میں ترقیاتی پروگرام جاری کر سکے۔ اور اس سے توقع یہ کی جاتی ہے کہ وہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے لوگوں کا خیال رکھے۔ نتیجۃً وہ ساری رقم کو اپنے بنک اکاؤنٹ میں یا اپنے رشتے داروں پر صرف کر دیتا ہے۔

ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ جب ترقیاتی پروگرام ان کے اپنے علاقوں میں شروع کئے جاتے ہیں جو مسلمان ایم۔ این۔ اے یا ایم پی اے شروع کرتے ہیں تو یہ پروگرام اچانک مسلمان حلقے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ جب اقلیتیں اس پر احتجاج کرتی ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ایم۔ این۔ اے اور ایم پی۔ اے کے پاس جائیں کیونکہ اقلیتوں کے لئے ترقیاتی پروگرام ہمارے ہاں تو نہیں ہیں۔ یہ بات کہنے کا کوئی فائدہ نہیں کہ اقلیتوں کے نمائندے چونکہ انہیں بہت زیادہ کام ہوتا ہے ان کے فنڈ کم ہوتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں کسی حد تک بددیانتی بھی آ جائے اور نا اہلیت بھی ہو وہ اپنے لوگوں کے لئے کچھ بھی نہیں کر پاتے۔ ایسے لوگوں کو جو اس طرح منتخب ہوتے ہیں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ بڑی مچھلی کی طرح ہیں جو چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے۔

ہم سب پاکستانی ہیں ہمارے ملک کے لئے جداگانہ انتخابات مفید نہیں ہیں کیونکہ اس سے فرقہ واریت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ اتحاد ٹوٹتا ہے۔ بے یقینی پھیلتی ہے۔ اقلیتوں نے ہمیشہ ملک کے فائدے کے لئے کام کیا ہے۔ ملک کی تاریخ میں یہ بات کبھی ریکارڈ پر نہیں آئی کہ اقلیتی لوگوں میں سے کسی نے ملک کو نقصان پہنچایا ہو۔ اس لئے ملک کے لوگوں کو مزید الگ الگ ٹکڑوں میں بٹنے سے بچانے کے لئے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جداگانہ انتخابات کو ختم کیا جائے اور مخلوط انتخابات کے ذریعے انتخاب کروائے جائیں۔

ڈان 9 اگست 1993ء

Doctor in dilemma

THIS is with reference to the letter from Dr. M.B. Kazmi (July 7). I fully agree with the views expressed in the above mentioned letter.

It is a bitter truth that our country after producing qualified manpower cannot make full use of its talents. These "patriotic" people only cry over the prevailing conditions in Pakistan instead of utilising their time and energy to improve them. They forget all their promises of serving their "poor nation" and prefer going abroad, keeping in view their personal interests. Why don't these self centred people realise that they are the only ones who can make efforts to bring the present standards of living upto the desired levels.

I am sure their efforts would not prove futile and one day they would be proud of their country if they make a sincere beginning in this direction.

What a pity, that Pakistan cannot derive full benefits even from her own nationals.

MUNEEZA SAMI KHAN
Islamabad

DAWN MONDAY, AUGUST 9, 1993

ڈان کے 9 اگست 1993ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں منیزہ سمیع خان (اسلام آباد) کہتی ہیں کہ میں جو کچھ کہنے لگی ہوں یہ اس خط کے سلسلے میں ہے جو ڈاکٹر ایم بی کاظمی (7 جولائی) نے لکھا تھا۔ میں مکمل طور پر ان کے خیالات سے اتفاق کرتی ہوں۔ (ڈاکٹر کی مشکل کے سلسلے میں) یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارا ملک بہت اچھے کارکن پیدا کرنے کے باوجود اہلیت کا پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ "محب وطن" صرف پاکستان کے حالات کا رونا روتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنا وقت صرف کر کے اور اسی طرح طاقت بھی، ان حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ وہ اپنے تمام وہ وعدے بھول جاتے ہیں جو انہوں نے اپنی غریب قوم کی خدمت کے سلسلے میں کئے تھے۔ اور باہر کسی اور ملک میں جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ان کے اپنے مفاد کے لئے ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو صرف اپنی ہی ذات سے متعلق سوچ سکتے ہیں۔ یہ کیوں محسوس نہیں کرتے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کوشش کر کے ملک کے موجودہ معیار کو اس حد تک لا سکتے ہیں۔ جس کی خواہش کی جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی کوششیں بے ثمر نہ رہیں گی اور ایک دن وہ اپنے ملک پر جیسے انہوں نے خود بنایا ہو گا۔ فخر کر سکیں گے۔ لیکن ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اس سمت کام کرنا شروع کر دیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان اپنے باشندوں سے بھی پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

بقیہ: صفحہ 3

جہاں اگر صحت مند عضلات کام کر رہے ہوں اور اس کے لعاب سیکریشنز وغیرہ نکلتے ہیں۔ نظام کے تحت وہ درست ہوں تو ہومیو پیتھک فلسفے کے مطابق وہاں غیر وجود رہنا نہیں چاہتے۔ اس لئے جراثیم یا ورم کی موجودگی بتا رہی ہے کہ نظام انہضام میں جس قسم کے لعاب جس تناسب سے پائے جانے چاہئیں وہ بگڑ گیا ہے اور دوسری دفاعی طاقتیں بھی کمزور ہوئی ہوتی ہیں۔ پس ایسی دوائیں دی جاتی ہیں۔ جن سے یہ اندرونی انہضام متوازن ہو جائے اور جیسا قدرت نے چاہا ہے یہ نظام کام کرے۔ اسی طریق پر کام شروع کر دے جب یہ دوا صحیح ہے۔ جب جسم اس دوا کا اثر قبول کر لیتا ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ کیڑے مکوڑے جو بھی پہلے پیٹ میں غذا کے حصہ دار تھے وہ از خود جسم کو چھوڑ کر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عتیق الرحمان

درخت اگاؤ - دولت کماؤ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دینی کاموں میں ہمہ تن مصروف۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور زیادہ خدمت کی توفیق ہے۔

میں آپ کو پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں۔ اور ایک مضمون "درخت اگاؤ۔ دولت کماؤ" بھیج رہا ہوں۔ اگر آپ کو پسند آئے تو ضرور شائع کریں۔

الفضل تمام احمدیوں کی طرح میرا بھی محبوب اخبار ہے۔ ہر صبح بڑی شدت سے اس کا انتظار رہتا ہے۔ اور اخبار ملنے پر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور جس دن آپ کا مضمون "کاغذی ہے پیرہن" شائع ہوتا ہے۔ وہ دن میرے لئے بہت خوشی کا ہوتا ہے۔ میں اسکو بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ اور پھر اسکو محفوظ کرتا ہوں۔

گذشتہ چند دنوں آپ نے اخبار میں انگریزی اخباروں کے تراشے پیش کرنے شروع کیے ہیں۔ لیکن اگر یہ سلسلہ صرف ایک صفحہ تک محدود رہے تو اس سے اخبار یکسانیت کا شکار نہیں ہوگا۔ یہ میری ناقص رائے ہے۔

اپنے لئے آپ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے اعلیٰ تعلیمی کامیابیاں عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق دے۔

درخت خدا تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ جس سے انسان کی بہت ساری ضروریات وابستہ ہیں۔ ان سے حاصل ہونے والے پھل خوراک کا اہم جزو ہیں۔ اور درختوں کی لکڑی انسانی زندگی کی اہم ضرورت ہے۔ یعنی درخت انسان کا بہترین اور مفید ساتھی ہے۔

وطن عزیز میں موسم برسات کی شجرکاری کا افتتاح مورخہ ۸ اگست ۹۳ء کو وزیراعظم صاحب نے کیا۔ اس مہم میں پاکستان بھر میں ایک کروڑ درخت لگائے جائیں گے۔ پاکستان میں جنگلات کل رقبہ کا ۵٪ ہیں۔ جو کہ بہت کم ہیں۔ اگرچہ سال میں کئی دفعہ شجرکاری کی مہم منائی جاتی ہے۔ لیکن جنگلات کا رقبہ پھر بھی بڑھ نہیں پاتا۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔

۱۔ درختوں کی مسلسل کٹائی۔
۲۔ انفرادی توجہ کی کمی
۳۔ نئے لگائے جانے والے پودوں کے لئے عدم تحفظ۔

پاکستان میں ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے درختوں کی مسلسل کٹائی جاری ہے۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اور صنعتی ترقی کے لئے لکڑی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ درختوں کو عام کیا جائے۔ درختوں کی کٹائی کو روک کر ملکی ترقی کو روک دینا اس مسئلہ کا حل نہیں۔ بلکہ نئے درخت لگانا اس کا بہترین حل ہے۔ پاکستان میں حکومت ہر سال کئی منصوبے بناتی ہے لیکن عوام کی عدم توجہ کی وجہ سے خاطر خواہ نتائج نہیں نکلتے۔ ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہیئے۔

شجرکاری مہم کے بعد پودوں کی پوری طرح نگہداشت نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سے پودوں کی کثیر تعداد ضائع ہو جاتی ہے۔ بہت سے پودے پانی کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے جانوروں کی خوراک بن جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں عموماً شجرکاری سے مراد یہ ہے کہ اپنے گھر کے صحن میں گلاب یا کوئی اور پھولدار پودا لگایا جائے۔ لیکن وقت کی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے شہروں میں اور شہروں سے باہر سڑکوں کے کناروں پر سایہ دار درخت اگائیں۔ ذرا سوچیئے کہ تیز دھوپ میں آپ کا سائیکل یا موٹر سائیکل خراب ہو جائے۔ تو کون ہمیں ٹھنڈا سایہ فراہم کرتا ہے۔ اگر ہم آج درخت لگائیں تو وہ کل ہمارے ہی کام آئیں گے۔ درخت رقم کمانے کا ذریعہ بھی ہیں۔ اگر کاشتکار اپنی فالتو زمین پر جلد بڑھنے والے پودے اگائیں تو چند برس بعد وہ ایک مناسب رقم حاصل کر سکتے ہیں۔

آج کل ساری دنیا میں فضائی آلودگی کا چرچا ہے۔ درخت فضا کو صاف اور شفاف رکھتے ہیں۔ پاکستان میں ہر سال سیلاب کی وجہ سے اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ اس نقصان کو درخت لگا کر کم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ درخت پانی کے بہاؤ اور رفتار کو کم کرتے ہیں۔ اور زمینی کٹاؤ کو روک دیتے ہیں۔

درخت لگانا صدقہ جاریہ ہیں۔ اور زیادہ درخت اگا کر ہم پاکستان میں صنعتی زرعی اور معاشی انقلاب برپا کر سکتے ہیں اور اس انقلاب میں ہم سب کی ترقی پوشیدہ ہے۔ اور اس کام کو احمدی احباب بخوبی سرانجام دیتے ہیں۔ احمدی آج تک کسی ملی خدمت میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہے۔ تو اس خدمت میں پیچھے کیوں رہیں۔

ایک چھوٹی سی بات

قلم گم ہونے کے کئی انداز ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ڈاک خانے میں کسی شخص نے اپنے خط پر پتہ لکھنے کے لئے آپ سے قلم مانگا اور آپ یا جلدی میں قلم واپس لئے بغیر وہاں سے چلے گئے یا اس شخص کو یاد نہ رہا اور وہ قلم ہاتھ میں لے کے چلتا بنا۔ اس کا علاج تو بعض لوگوں نے یوں نکالا تھا کہ وہ قلم کا ایک حصہ (یہاں قلم سے مراد فاؤنٹین پن ہے) یعنی نب والا حصہ) تو لکھنے کے لئے دے دیتے تھے۔ اور اس کا کور اپنے پاس رکھتے تھے تاکہ اپنے پاس ایک حصہ ہونے سے قلم کا واپس لینا یاد رہے اور جس کو قلم دیا ہے وہ کور کے بغیر اسے جیب میں نہ رکھ سکے۔

قلم کے گم ہونے کا ایک اور طریق بھی ہے۔ کالج سے واپس گھر جا رہا تھا۔ یہ بہت پرانی بات ہے لیکن ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ قلم گریبان کی پٹی سے لگایا ہوا تھا۔ سوچا کہ گھر جانے سے پہلے کچھ کاغذ اور سیاہی خرید لی جائے۔ چنانچہ تھوڑا سا چکر کاٹ کر ایک بک ڈپو پر گیا۔ کاغذ خریدے۔ سیاہی کی دوات خریدی اور سوچا کہ یہیں قلم میں سیاہی بھر لوں۔ سیاہی بھرنے کے لئے جب پٹی پر سے قلم اتارا تو دیکھا کہ کور تو موجود ہے لیکن دوسرا حصہ یعنی نب والا موجود نہیں ہے۔ وہ کہیں راستے میں گر گیا تھا۔ اور اس کے ملنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ خیال آیا کہ قلم میں نے غلط جگہ پر لگا لیا تھا۔

اب جب میں کسی دوست کو گریبان کی پٹی پر قلم لگائے دیکھتا ہوں تو مجھے وہ واقعہ یاد آجاتا ہے اور میں سوچتا ہوں کہ معلوم نہیں گھر جانے تک اس دوست کے پاس یہ مکمل قلم موجود ہوگا یا صرف ایک حصہ۔

قلم کو گریبان کی پٹی پر لگانے کی بجائے جیب ہی میں رکھیئے۔ قلم محفوظ رہے گا۔

(ن۔س)

مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ فیصل آباد سے لکھتی ہیں:

بعض خواتین کو عادت ہوتی ہے کہ وہ آٹا گوندھتے وقت انگوٹھی اتار کر آٹے والے پانی میں رکھ دیتی ہیں اور بعض اوقات نکالنا بھول جاتی ہیں۔ کچھ انگوٹھیاں نہایت ہی قیمتی ہوتی ہیں۔ اور بہہ کر گٹر میں چلی جاتی ہیں اس طرح ذرا سی بھول سے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر خواتین انگوٹھیاں پانی میں رکھنے کی بجائے الماری وغیرہ میں رکھ دیں تو بہت بڑے نقصان سے بچ سکتی ہیں۔

خدمت خلق

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"باہمی ہمدردی کے اللہ تعالیٰ نے تین مراتب رکھے ہیں (۔) سب سے چھوٹی نیکی اس میں عدل کو قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اس سے ویسا ہی کرو۔ اس کے بعد پھر احسان کا درجہ ہے اور اگرچہ یہ عدل سے اعلیٰ ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنے والے کے دل میں ریاء اور خودی آسکتی ہے اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی (احسان) کیا ہے مگر ایتاء ذی القربیٰ میں ریاء اور خودی کا نام ونشان نہیں ہوتا جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اس کی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا اور نہ اس سے فائدے اور ضرر کی امید ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھ اور آرام کو اس بچے کے لئے قربان کر دیتی ہے اسی طرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو ایتاء ذی القربیٰ یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ جب تک کوئی شئے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی۔" (البدر جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۸۰ میں

فہیم الدین ارشد ولد چوہدری علم دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۰، کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فہیم الدین ارشد ۶۰، کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشارت احمد شیخ ولد مکرم صالح محمد شیخ وصیت نمبر ۲۷۵۵۲ ۱ آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حفیظ اللہ خان ۹۶ ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۱ میں

فرزانہ سلیم بنت مکرم محمد سلیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۵۴ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۵-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیور ۲ تولہ قیمت ۷۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فرزانہ سلیم ۵۵۴ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا منظور احمد ابن رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۲ میں

امۃ الحفیظ بنت خواجہ غلام نبی قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۳ وارث سٹریٹ عقب لیرک سینما ملتان روڈ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ترکہ والدہ ۳ ۱/۲ کنال پلاٹ واقع دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی تقریباً ۳ ۱/۲ لاکھ روپے اس میں میرا شرعی حصہ تقریباً ۷ مرلے ہے۔ (۲) زیور طلائی وزنی ۱۶ گرام ۴۰۰/- ملی گرام مالیتی ۲۷،۳۰۰/- روپے (۳) نقد رقم ۱۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۹۵/۹۵ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ بنت خواجہ غلام نبی مکان نمبر ۳ وارث سٹریٹ عقب لیرک سینما ملتان روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد دین ولد محمد دین (ربوہ) وصیت نمبر ۱۳۱۹۳- ۲۱/۴۳ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ عبداللطیف ولد خواجہ غلام نبی برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۳ میں

عنایت بیگم بیوہ کرم الٰہی ظفر قوم دھاجی پیشہ × عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) خاوند کی وفات پر ان کا کل ترکہ ۴۸۰۰۰/- روپے تھا اس میں سے ۱/۸ حصہ مالیتی ۶۰۰۰/- روپے (۲) ۲۰۰۰/- روپے کے پرائز بانڈز (۳) نقد ۱۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۳۶/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عنایت بیگم بیوہ کرم الٰہی ظفر پیپلز کالونی گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سعید احمد گلی نمبر ۱۷ مکان نمبر ۱۷ بلاک ۶ پیپلز کالونی گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ارشد محمود تبسم پیپلز کالونی گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۴ میں

عبدالعلیم ناصر ولد محمد ممتاز صاحب قوم ملک پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خان ماڈل کالونی ڈھڈیوالہ ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالعلیم ناصر ولد ملک محمد ممتاز خان ماڈل کالونی ڈھڈیوالہ (جامعہ احمدیہ ربوہ) گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ عبدالکریم وصیت نمبر ۲۶۵۹۷ طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد بھلی ولد چوہدری عنایت اللہ وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ طاہر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۵ میں

صائمہ فرخ بنت منیر احمد فرخ قوم چوہدری پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-1/10 سٹریٹ ۴۹ اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

o مکرم راجہ ندیم سرور صاحب ابن مکرم راجہ محمد سرور صاحب چک نمبر ۲۰ ملکوال ضلع منڈی بہاوالدین کا نکاح بہمراہ مکرمہ نازیہ پروین صاحبہ بنت مکرم راجہ نثار احمد صاحب مبلغ -/۱۰٬۰۰۰ روپیہ (دس ہزار روپیہ) حق مہر پر مکرم مشہود احمد ناصر صاحب نودی کھوکھر مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو احمدیہ بیت الحمد چک نمبر ۲۰ ملکوال ضلع منڈی بہاوالدین میں پڑھایا۔ اور دعا کرائی۔

سانحہ ارتحال

o مکرم قائم الدین صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ ۱۵۔ اگست ۹۳ء بروز اتوار ۹۵ برس کی عمر میں انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نہایت مخلص نیک اور دیندار تھے۔ حافظ آباد کے اسیران راہ مولا میں شامل رہے۔ آپ موصی تھے۔ اسی روز بعد عشاء بیت الناصر میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

o مکرم چودھری ناصر احمد صاحب گورایہ سکنہ لاہور ۱۲۔ اگست کی صبح سیر کے لئے نکلے تو ٹرالے کی زد میں آکر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ مکرم محمود احمد علوی محلہ چھنیاں ربوہ کے برادر نسبتی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵٬ ۱۰٬ ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔

عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-211842

درخواست دعا

o مکرم منور احمد صاحب حال جرمنی کا بائی پاس اپریشن بفضل تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے ابھی کمزوری باقی ہے۔

o مکرم چوہدری منور احمد صاحب بیدیاں موضع جامن گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انکی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

o عزیزہ صدیقہ رحمان بنت محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب دارالنصر غربی ربوہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ایک ماہ ہسپتال رہی ہیں نیز دیگر گھر والے بیماری کا شکار ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

o عابدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب لاہور عرصہ ۵ سال سے شدید بیمار ہیں اور ان دنوں یرقان کی شدید نوعیت سے دوچار ہیں اب ڈاکٹروں نے علاج سے معذوری ظاہر کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ صحت عطا فرمائے۔

بقیہ: صہ ۶

بتاریخ ۹۳-۱-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صائمہ فرخ بنت منیر احمد فرخ ۱/۱۰-A سٹریٹ ۴۹ ۷/۴-G اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید محمود احمد شاہ وصیت نمبر ۱۹۵۷۶ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۹۰۹۳ میں صنوبر خورشید بنت شیخ خورشید حسین قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۶ ۱۱/۱ E سیکٹر ۶/۴-F سٹریٹ نمبر ۵۱ اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزن پونے دس تولہ مالیتی -/۲۹۲۵۰ روپے۔ ہیرے کا سیٹ مالیتی -/۱۱۰۰۰ روپے کل رقم مالیتی -/۴۰۲۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۵ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صنوبر خورشید بنت شیخ خورشید حسین ۶ ۱۱/۱ E ۵۱ آئی ۶/۴-F اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون:۔ ۶۳۲۵۵۱۱

قدیمی ۔۔۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں
- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پیٹرول پمپ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰ | نور کاجل فی شیشی -/۵ | نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵ | زد جام عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰ | اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰ | قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰ | حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰ | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۲۔ اگست۔ آج صبح سے شدید گرمی ہے البتہ گذشتہ رات موسم کسی قدر خوشگوار تھا۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ حکومت کسی لیڈر کے خلاف مقدمہ واپس نہیں لے گی۔ کسی بھی جماعت یا گروپ کے ہر اس لیڈر کو اپنی بے گناہی ثابت کرنا ہو گی جس کے خلاف مقدمات ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایم کیو ایم سمیت کسی بھی پارٹی کے الیکشن لڑنے پر پابندی نہیں لگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کی املاک ضبط کی جائیں گی۔ اور بااثر افراد قانون کی زد سے نہیں بچ سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ٹیکس دہندگان کو تحفظ مہیا کرے گی۔

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ریٹائرڈ) نعیم الدین نے کہا ہے کہ انتخابی ضابطہ اخلاق پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے پنجاب انتظامیہ کے اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ اس اجلاس میں چیف سیکرٹری پنجاب اور آئی جی پنجاب کی طرف سے چیف الیکشن کمشنر کو انتخابات کے انتظامات کے سلسلے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی چیف الیکشن کمشنر نے مزید کہا کہ تمام ڈویژنل کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور دوسرا عملہ اس ضابطہ اخلاق پر سختی سے عمل کرانے کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ چار سال کے عرصہ میں انہیں کسی بھوت پریت پولنگ سٹیشن کی شکایت نہیں ملی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس امیر ملک نے پنجاب کے بلدیاتی ادارے توڑنے کے خلاف دائر کردہ تین مختلف رٹ درخواستوں کو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے کہا ہے کہ منصفانہ انتخابات کا یہ مطلب نہیں کہ قانونی خلاف ورزی کی جائے۔ اور ہر ادارے کے ساتھ "رف شارٹ" کریں۔ کوئی بھی اقدام جواز کے بغیر اور قانون سے باہر نہیں ہو سکتا۔ اور اس سلسلے میں کوئی معافی نہیں۔ حکومت کو کسی بلدیاتی ادارے کو بے ضابطگی کی بناء پر معطل یا ختم کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن پہلے شوکاز نوٹس دینا ضروری ہے اس کے بغیر کسی ادارے کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔

○ ملک کی تقریباً تمام سیاسی جماعتوں نے حکومت کی طرف سے بجلی گیس پٹرول گھی اور آٹے کی قیمتوں میں اضافے پر شدید مخالف ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ نواز مسلم لیگ نے کہا ہے کہ پالیسی فیصلے نہ کئے جائیں۔ اسلامک فرنٹ کا کہنا ہے کہ بجلی، گیس، گندم، گھی اور پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ عوام کو بھوکا مارنے کا منصوبہ ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ غریبوں پر شدید بوجھ قابل اعتراض ہے۔ عوام کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اقتصادی حالات کیسے بگڑے۔ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ حکومت اصل مقاصد سے ہٹ کر کلیدی فیصلے کرنے سے گریز کرے۔ پی ڈی اے کے مطابق وزیر اعظم کے نئے اقتصادی پیکیج کے اعلان سے عوام کو شدید مایوسی ہوئی ہے۔ اور قیمتوں میں اضافہ کر کے حکومت نے اپنی غیر جانبدارانہ حیثیت کی مکمل نفی کی ہے۔ جمیعت علمائے اسلام اور بعض دیگر مختلف سیاسی جماعتوں نے نگران حکومت کے خلاف یوم احتجاج منانے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ جونیجو دور میں پلاٹوں کی الاٹ منٹ کی لسٹ کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ میں پیش کر دی گئی ہے۔ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء تک ۱۲۲ پلاٹ دیئے گئے۔ مہنگے ترین علاقے میں سستے پلاٹ دیئے گئے۔ اور اس لوٹ سیل میں مذہبی جماعتوں کے رہنما اور قبائلی سیاست دان بھی پیچھے نہ رہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ مہنگائی کے اگلے ریلے میں طیاروں، ٹرانسپورٹ اور ریلوے کے کرائے اور سیمنٹ کے نرخ بھی بڑھ جائیں گے۔ کرائے میں اضافہ کا اعلان ایک دو روز میں ہو گا۔ بجلی کے نرخوں میں اضافہ پونے دو ماہ قبل سے موثر ہو گا بعض شہروں میں ویگنوں اور ٹیکسی والوں نے کرائے بڑھا دیئے ہیں۔ بجلی اور گیس کے نرخوں میں اضافے سے متعدد مصنوعات کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ کمر توڑ گرانی سے عام آدمی بلبلا اٹھا ہے۔ تنخواہ دار سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

○ ڈائریکٹر فوڈ پنجاب نے واضح کیا ہے کہ بازار میں آٹے کی قیمت میں فوری اضافے کا کوئی جواز نہیں۔ کیونکہ گندم کی نئی قیمت اگلی فصل کے لئے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ خوراک فلور ملوں کو مئی ۹۴ء تک پرانے نرخوں پر ہی گندم دیتا رہے گا۔

○ گلگت میں فرقہ وارانہ فسادات کے بعد حالات تیزی سے معمول پر آ رہے ہیں۔ تین روزہ فرقہ وارانہ فسادات میں ۱۰ افراد ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے۔

○ پیٹرول اور ڈیزل کی نئی قیمتوں کا اعلان پیٹرولیم و قدرتی وسائل کی وزارت کے ترجمان نے کیا ہے جس کے مطابق ریگولر پیٹرول ۱۳۔ ۱۳ روپے فی لیٹر مٹی کا تیل ۶ روپے فی لیٹر۔ اور ڈیزل ۱۲۔ ۶ روپے فی لیٹر مقرر کیا گیا

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹینکچرز، پوٹنسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔
شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

فوری ضرورت ہے

(۱) ایک آدمی کی ضرورت ہے جو مویشیوں وغیرہ کو چارہ ڈال سکے۔
(۲) رات کی ڈیوٹی کے لئے ایک گن مین کی ضرورت ہے جس کی اپنی گن ہو۔
(۳) ۲۶ اور ۲۷ تاریخ کو انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

پتہ: واریئر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ
کہکشاں کالونی۔ ربوہ فون 615

بفضلِ خدا تعالیٰ
بہترین ڈش انٹینا کیلئے آپ کے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴
فون رہائش بشارت احمد خان ۸۷۴

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان الحکیم ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065
محمود آباد 3 کراچی 4 نزد پوسٹ آفس PP 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP 510564
نارووال روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

پتہ